فیل

سورہ نمبر 105

تنزیلی نمبر 12

آیات 05

پارہ 30

مکی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورہ فیل

فضیلت سورہ فیل

- فقہائے امامیہ کے نزدیک سورہ فیل اور سورہ ایلف قریش ایک سورہ کے حکم میں ہیں۔ اگر اس سورہ کو نماز میں پڑھا جائے تو اس کے بعد سورہ ایلاف کا پڑھنا ضروری ہے۔ (نورالثقلین)

- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس سورہ کو کسی مصیبت زدہ پر پڑھا جائے تو اس کا دشمن فوراً بھاگ جائے گا اور اس کا پڑھنا قوتِ قلب کا باعث ہے۔ (نورالثقلین)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا للہ تبارک و تعالیٰ اسے دردناک عذاب سے اپنی پناہ میں رکھے گا اور وہ دنیا میں مسخ ہونے سے محفوظ ہوگا۔ ... (خصوصیات و فوائد قرآن)

شان نزول/ اصحاب الفیل

📖 یمن کے یہودی حکمران ذونواس نے نجران کے مسیحیوں پر جو ظلم کیا تھا اس کا بدلہ لینے کے لیے حبش کی عیسائی سلطنت نے یمن پر حملہ کر دیا اور پورے یمن میں اپنی حکومت قائم کر لی۔

یمن پر حبشی حملے کی کمانڈ کرنے والے دو افراد ارياط اور ابرہہ آپس میں لڑ پڑے۔ ارياط مارا گیا۔ ابرہہ نے نظام سنبھال لیا۔ بادشاہ کو اس پر راضی کر لیا گیا کہ وہ ابرہہ کو یمن میں اپنا نائب بنا دے۔ یہ شخص ایک عرصے بعد یمن کا بادشاہ بن گیا۔

ابرہہ نے عرب دنیا میں عیسائیت پھیلانے کے لیے یمن کے دارالحکومت صنعا میں ایک فقید المثال کلیسا بنایا۔ اس نے ارادہ کیا کہ عرب لوگ کعبہ کا جو حج کرتے ہیں اس کا رخ اس کلیسا کی طرف موڑ دیا جائے۔ اس نے یمن میں اپنے اس ارادے کا اعلان کر دیا۔ بعض روایات کی بنا پر اس اعلان سے مشتعل ہو کر بعض قریشی جوانوں نے اس کلیسا کی بے حرمتی کی {📖 بعض روایات میں آیا ہے کہ عربوں کا ایک گروہ یمن کی طرف گیا اور انھوں نے اُن کے گرجا کو آگ لگا دی (✎ یا اس طرح کہ رات کو انھوں نے وہاں اسٹے کیا، اور آگ جلا کر کھانا پکایا، پر صبح کو جانے سے پہلے، ان انگاروں کو بجھانا بھول گئے، جس سے آگ

لگ گئی)، اور بعض روایات میں ہے کہ اُنھوں نے جاکر وہاں کثافت پھیلائی, تو ابرھہ نے قسم کھائی کہ کعبہ کو منہدم کیے بغیر چین سے نہیں بیٹھوں گا۔

چنانچہ ابرھہ 570ء عیسوی میں ساٹھ ہزار فوج اور 13 ہاتھی لے کر کعبہ منہدم کرنے کے لیے مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ (📖 لشکر جب مکہ کے قریب پہنچا تو اُس نے اپنی فوج کے کچھ لوگوں کو مکہ والوں کے اُونٹ اور دوسرے أموال لوٹنے کے لیے بھیجا۔ اس طرح جب انھوں نے اُونٹوں کو پکڑا تو ان اُونٹوں میں حضرت عبدلمطلب کے دوسو اُونٹ بھی تھے۔ نورالثقلین) مکہ کے قریب پہنچ کر ابرھہ نے اہل مکہ کو پیغام بھیجا کہ میں تم سے لڑنے نہیں آیا ہوں۔ میرا مقصد صرف اس گھر (کعبہ) کو نابود کرنا ہے۔ ابرھہ نے اپنے ایلچی کو یہ ہدایت بھی کی تھی کہ اگر اہل مکہ مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں تو ان کے سردار کو میرے پاس لے آنا۔ (تفسیر کوثر)

📖 **ابرھہ کا ایلچی مکہ میں داخل ہوا اور اُس نے مکہ کے رئیس کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا۔ سب نے حضرت عبدلمطلبؑ کی طرف اس کی رہنمائی کی۔ جب اُس کی جناب عبدلمطلبؑ سے ملاقات ہوئی تو اُس نے ابرھہ کا پیغام دیا۔ ... اور کہا آپ کو**

میرے ساتھ چلنا ہوگا. جب حضرت عبدلمطلب ابرھہ کے دربار میں داخل ہوئے تو وہ آپ کے حُسن و جمال اور رُعب و ہیبت سے سخت متاثر ہوا اور آپ کے احترام میں فوراً کھڑا ہوگیا اور آپ کو اپنے قریب جگہ دی. اور کے بعد اُس نے اپنے مترجم سے کہا: اُن سے پوچھو کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟

آپؑ نے اس کے مترجم سے کہا: میرے حاجت یہ ہے کہ آپ کے لشکر والوں نے میرے دوسو اونٹ اپنی گرفت میں لے لیے ہیں، وہ واپس کردیجیے.

ابرہہ کو اُن کی اس مطالبہ پر سخت تعجب ہوا اور ... کہا: آپؑ اپنے دوسو اونٹوں کیبات تو کر رہے ہو لیکن کعبہ کے بارے میں جو میں تمھارے اور تمھارے آباؤ اجداد کا دینی مرکز ہے، اس کی بات نہیں کی، جس کو میں نے گرانے کا تہیہ کر رکھا ہے.

یہ سن کر جناب عبدالمطلبؑ نے فرمایا:

انا رب الابل وان للبیت ربا سیمنہ

"میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ اس کی حفاظت خود کرے گا."

جناب عبدالمطلبؑ کے یہ الفاظ ابرھہ پر اس قدر بھاری گزرے کہ وہ کافی دیر تک سوچتا رہ گیا.

جناب عبدلمطلبؑ مکہ واپس آئے اور لوگوں کو اطلاع دی کہ وہ پہاڑوں میں پناہ لیں۔ آپ ایک جماعت کے ساتھ خانہ کعبہ کے پاس آئے اور اللہ کے حضور دیا مانگی:

ترجمہ:

"اے میرے اللہ! ہر شخص اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے، تو اپنے گھر کی حفاظت فرما۔ اس طرح کبھی نہ ہوکہ کسی دن ان کی صلیب اور ان کی حکومت تیری قدرت پر غالب آجائے۔ وہ لوگ اپنے شہروں کی تمام توانائیاں بھی یہاں لے آئے ہیں۔ علاوہ ازیں اپنی طاقت کے مظاہرے کے لیے ہاتھی بھی ساتھ لائے ہیں تاکہ تیرے حرم کے ساکنین کو اپنا قیدی بنالیں۔ اے اللہ! ہر شخص اپنے گھروالوں کا دفاع کرتا ہے تو بھی اپنے حرم کے رہنے والوں کا دفاع کر۔ آج ان صلیب والوں کے خلاف اپنے حرم کے ساکنین کی مدد فرما۔"

اس کے بعد جناب عبدالمطلب ایک پہاڑی درّہ کی طرف آئے۔ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ وہاں پناہ لی اور اس دوران اپنے ایک بیٹے کو حکم دیا کہ وہ کوہِ ابوقبیس کے اوپر جاکر نظارہ کرے کہ کیا ہورہا ہے۔ آپ کا فرزند پہاڑ پر چڑھا اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ واپس آیا اور کہا: اے باباجان! سمندر کی طرف سے ایک سیاہ بادل آتا ہوا نظر آرہا ہے۔ یہ سن کر آپ خوش ہوئے اور لوگوں

کو پکار کر کہا: اے گروہِ قریش! اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ کیونکہ نصرتِ خداوندی تمھاری مدد کو پہنچ گئی ہے۔

... غول کے غول، جھنڈ کے جھنڈ چھوٹے پرندے تین تین کنکریوں کے ساتھ آن پہنچے۔ ہر پرندے کی چونچ میں سے ایک کنکری تھی اور دو کنکریاں اُ کے پنجوں میں تھیں۔ یہ کنکریاں تقریباً چنے کے دانے کے برابر تھیں۔ انھوں نے یہ کنکریاں ابرھہ کے لشکر پر برسانی شروع کردیں۔ یہ کنکریاں جس کسی کو لگتی تھیں۔ اُسے ہلاک کردیتی تھیں۔

یہ روایت بھی ہے کہ یہ کنکریاں ان کے بدن پر جہاں بھی لگتی تھیں سوراخ کرکے دوسری طرف سے نکل جاتی تھیں۔ (تفسیر نورالثقلین ج9، ص380-383، اردو)

🕮 یہ واقعہ مزدلفہ اور منی کے درمیان وادی مُحسّرْ میں پیش آیا۔ جس سال یہ واقعہ پیش آیا یہ عام الفیل کے نام سے مشہور ہوا اور اسی سال حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ (کوثر)

🕮 باوجود یہ کہ کعبہ 360 بُت تھے مگر اس موقع پر کسی نے ان بتوں سے فریاد نہیں کی۔ .. (فصل الخطاب)

🕮 **مفسرین اور مور خین نے اس داستان کو مختلف صورتوں میں نقل کیا ہے ،اور اس کے وقوع کے سال میں بھی اختلاف ہے لیکن اصل داستان ایسی مشہور ہے کہ یہ اخبار متواترمیں شمار ہوتی ہے۔ (تفسیر نمونہ)**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1۔ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؕ ۱

کیا تم نے نہیں دیکھا، کیا کِیا تمہارے رب نے، اصحابِ الفیل کے ساتھ؟

(اظھر)

اللہ کی قدرت اور دشمنوں کی ہلاکت:

فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

"تو ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ پر پکڑ لیا۔ ان میں سے کچھ پر پتھراؤ والی آندھی بھیجی، کچھ کو چنگھاڑ نے آ لیا، کچھ کو زمین میں دھنسا دیا اور کچھ کو غرق کر دیا۔ اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے"

(العنکبوت، 29:40)

اللہ کا گھروں اور عبادت گاہوں کو بچانا:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا

"اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض کے ذریعے دفع نہ کرتا تو خانقاہیں، گرجے، عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، سب ڈھا دی جاتیں"

(الحج، 22:40)

لغوی و صرفی تحقیق

- **أَلَمْ تَرَ** ← " کیا تم نے نہیں دیکھا؟" یہاں "رأی" کا مطلب صرف بصری دیکھنا نہیں بلکہ "جاننا" اور "خبر ہونا" بھی ہے۔
- **كَيْفَ** ← کیفیت اور انداز کی طرف اشارہ۔
- **فَعَلَ** ← فعل (عمل، کرنا)۔
- **رَبُّكَ** ← تمہارا رب۔ "رب" یعنی پرورش کرنے والا، سنبھالنے والا۔
- **أَصْحَابِ الْفِيلِ** ← ہاتھی والے، یعنی وہ لشکر جس کے ساتھ ہاتھی تھے (ابرہہ کا لشکر)۔

- یہاں اللہ تعالیٰ قریش کو یاد دہانی کرا رہا ہے کہ تمہارے رب نے کس طرح اپنے گھر (کعبہ) کی حفاظت کی۔ دشمن لشکر طاقتور تھا، مگر اللہ نے اپنی قدرت سے انہیں برباد کر دیا۔

- **یعنی وہ دن اس دن سے دور نہیں ہے، کہ تم میں سے اکثر اس واقعہ کے شاہد ہیں، اور اور ربِ کعبہ کی آیت، ایک معجزہ کو واضح طور پر مشاہدہ کر چکے ہیں۔**

اور تمہیں یہ سبق ہونا چاہیے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اللہ کے ارادے کے آگے بے بس ہے۔ اللہ کا منصوبہ جب حرکت میں آتا ہے تو نہ لشکر بچتا ہے، نہ ہاتھیوں کی طاقت اور نہ ہتھیاروں کا زور۔ (پھر تم کیا چیز ہو؟)

2۔ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَهُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍۙ ۲

کیا اُن کی چال کو برباد (و ناکام) نہیں کر دیا؟

(اظھر)

لغوی و صرفی تحقیق

- **یَجْعَلْ** ← فعل مضارع مجزوم، "جعل" سے، معنی: کسی چیز کو کسی حالت میں کر دینا۔
- **کَیْد** ← مکر، سازش، چال۔ عموماً چھپی ہوئی تدبیر کو کہتے ہیں۔
- **تَضْلِیل** ←ضلال سے ماخوذ، معنی: گمراہ کرنا، ضائع کر دینا، ناکام بنا دینا۔

شان نزول / تاریخی پس منظر

ابرہہ کا ارادہ یہ تھا کہ وہ بیت اللہ کو مسمار کر کے یمن کا اپنا "قلیس" گرجا عالمی مرکزِ حج بنائے۔ یہ اس کی سیاسی و مذہبی چال تھی۔ مگر اللہ نے اس کی یہ تدبیر ضائع کر دی۔

❓ **اعتراض :**اگر اللہ ہر چال ناکام کرتا ہے تو پھر دنیا میں ظالم کیوں کامیاب نظر آتے ہیں؟

✎ **جواب :اس کا جواب میرے نزدیک یہ ہوسکتا کہ اللہ تعالٰی کی ذات اس بات سے بہت بلند ہے کہ وہ ہر چھوٹی موٹی چیز میں مداخلت کریں، اگرچہ آخرت میں تو سب کا حساب ہونا ہی ہے۔ پر دنیا میں جب کچھ معاملات بہت سنگین حد تک پہنچ جاتے تو پھر اللہ تعالٰی ضرور اپنا معجزہ دکھاتے۔**

3۔ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۳

اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیج دیے ۔

(بھٹوی)

اللہ کے لشکر اور پرندوں کا کردار:

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ

"اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا"

(المدثر، 74:31)

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَـٰنُ

"کیا انہوں نے پرندوں کو اپنے اوپر پر پھیلائے اور سمیٹے ہوئے نہیں دیکھا؟ انہیں اللہ رحمان کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں"

(الملک، 67:19)

📖 **آَبَابِیلَ:(ا ب ل) عربی زبان میں آَبَابِیلَ کے معنی پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔** [(کوثر)]

- **أَرْسَلَ** " ←بھیجا"۔ فعل ماضی۔
- **طَیْرٌ** ←پرندہ، پرندے۔ "طار" (اڑنا) سے۔
- **أَبَابِیل** ←یہ لفظ جمع ہے، معنی: جتھے جتھے، ٹولیاں، مختلف سمتوں سے آنے والے پرندے۔ بعض لغویین کہتے ہیں یہ "ابیل" (جماعت) سے ماخوذ ہے۔

شان نزول / تاریخی پس منظر

ابرہہ کے لشکر پر اللہ نے پرندوں کے غول بھیجے۔ یہ پرندے چھوٹے تھے (بعض نے ابابیل، بعض نے چڑیا، بعض نے خاص پرندہ کہا)۔ وہ اپنے پنجوں اور چونچ میں کنکریاں لائے اور لشکر پر برسائیں۔

یہاں اللہ نے بتلایا کہ اس نے اپنی مخلوق میں سے نہایت کمزور مخلوق کو لشکر کی تباہی کے لیے استعمال کیا۔ بڑی بڑی فوجیں اور ہاتھی اللہ کے چند چھوٹے پرندوں کے مقابلے میں بے بس ہوگئے۔

❓ **اعتراض :**کچھ نقاد کہتے ہیں کہ پرندے کنکریاں کیسے لے جا سکتے تھے؟
جواب :یہ معجزہ تھا۔ جیسے موسیٰؑ کی لاٹھی سانپ بن گئی، عیسیٰؑ کے ہاتھ سے بیمار ٹھیک ہوئے، ایسے ہی اللہ نے پرندوں کو ذریعہ بنایا۔ اللہ کے لیے مشکل کچھ نہیں۔

- یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ کی مدد غیر متوقع شکل میں بھی آ سکتی ہے۔ چھوٹی قومیں بڑی طاقتوں کے مقابلے میں کامیاب ہو سکتی ہیں اگر اللہ ان کے ساتھ ہو۔

4۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ ٤

سجیل کے پتھر ان پر پھنکتے تھے۔

(اظهر)

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ

"تو ہم نے اس بستی کی اوپر کی تہہ نیچے کر دی، اور ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھروں کی بارش برسا دی جو قطار اندر قطار پڑے ہوئے تھے"

هود، 11:82)

فَجَعَلْنَا عَالِيَـهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ٧٤

(حجر، 15:74)

لغوی و صرفی تحقیق

- **تَرْمِيهِمْ** ← " رمی" سے، معنی: پھینکنا، مارنا۔ یہاں مفہوم ہے: پرندے کنکریاں برسا رہے تھے۔
- **حجارة** ← " حجر" کی جمع، پتھر، کنکری۔
- **سِجِّيل** ←فارسی مرکب "سنگ + گل" (پتھر + مٹی) سے ماخوذ۔ مطلب: پکی ہوئی مٹی، سخت کنکری۔ قرآن میں یہ لفظ قوم لوط کے عذاب کے لیے بھی آیا۔

📖 **یہ لفظ معرب ہے فارسی لفظ سَنْگِ گِلْ سے۔ یعنی وہ مٹی جو آگ میں پک کر پتھر بن جائے۔ زمانہ قدیم میں (جب لکھنے کی ابتدا ہوئی ہے تو) مٹی کی تختیوں کو آگ میں تپا کر پختہ کر لیا کرتے تھے اور انہی پر لکھا جاتا ہے۔ اسی کو السِّجْلُ کہتے تھے۔ بعد میں ہر اس چیز کو جس پر لکھا جائے اَ لسِّجْلُ کہنے لگے**(راغب)۔ (ڈکشنری)**

📖 **سِجِّیلٍ:(س ج ل) کہتے ہیں یہ فارسی سنگ گِل سے معرب ہے۔ یعنی مٹی کے گارے سے پک کر سخت پتھر ہو گئے۔ (کوثر)**

✎ **یہ phrase "حجارة من سجیل" قرآن میں ٹوٹل 3 بار آیا ہے۔ اس کے علاوہ دونوں بار قوم لوط کے بارے میں آیا ہے۔ موجودہ دور کے کچھ ریسرچرز کے مطابق جو قومیں تباہ ہوگئی، (اللہ کا عذاب سے)، ان میں سے کئی جگہیں اب تک radioactive ہیں۔ خدشہ یہی ہے کہ شاید وہاں اٹامک انرجی استعمال کی گئی ہو (واللہ اعلم)**

❓ **اعتراض** :کچھ ناقدین کہتے ہیں یہ ساری بات افسانہ ہے، پرندے پتھر کیسے گرا سکتے ہیں؟

✅ **جواب** :قرآن کا بیان صریح ہے۔ چاہے یہ طبعی عذاب (وبائی مرض کے ذرات) ہو یا حقیقی کنکریاں، دونوں صورتیں اللہ کے حکم سے ممکن ہیں۔ اصل مقصد دشمن کی بربادی بیان کرنا ہے۔

5۔ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّأۡكُوۡلٍ ٥

پھر انکو ایسا بنا دیا جیسا کھایا ہوا بھس۔

(اظہر)

اللہ دشمن کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیتا ہے:
فَجَعَلْنَاهُمْ كَأَعْجَازِ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ
"تو ہم نے انہیں گرے ہوئے کھجور کے تنوں کی طرح کر دیا"
(القمر، 54:20)

فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقِ
"تو تم اسے (فصل کو) یوں چھوڑ دو جیسے بوسیدہ معلق کھجور کے خوشے"
(الحاقة، 69:7)

📖 **یہ ماجرا اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ معجزات و خوارق عادات، بعض لوگوں کے خیال کے بر خلاف، لازمی نہیں ہے کہ پیغمبر یا امام ہی کے ہاتھ پر ظاہر ہوں ۔ بلکہ جن حالات میں خدا چاہے اور ضروری سمجھے انجام پاجاتے ہیں ، مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا کی عظمت اور اس کے دین کی حقانیت سے آشنا ہو جائیں۔** (نمونہ)

⊙ **لفظ بہ لفظ ترجمہ:**

- **فَ** ← تو
- **جَعَلَهُمْ** ← اس نے انہیں کر دیا
- **كَ** ← مثل / جیسے
- **عَصْفٍ** ← بھوسہ / کٹی ہوئی کھیتی
- **مَّأْكُولٍ** ← کھایا ہوا / چبایا ہوا

بامحاورہ ترجمہ:
"تو اس نے انہیں ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھوسہ۔"

لغوی و صرفی تحقیق

- **عَصْف** ← فصل کے کاٹنے کے بعد بچنے والا بھوسہ، کھلی، پتیاں، کھیت کا کچرا۔
- **مأکول** ← " اکل" سے، کھایا ہوا، چبایا ہوا۔ یعنی جو جانور چر کر برباد کر دے۔

بعض مفسرین نے ان "کنکریوں" کے حوالے سے مختلف توجیہات پیش کی ہیں کہ ان چھوٹی کنکریوں میں ایسا کیا تھا کہ پوری فوج جس میں ہاتھی بھی تھے بھُس بنا کر رکھ دیا؟ خیال پیش کیا گیا کہ وہ کنکریاں عام کنکریاں نہیں تھیں، بلکہ اٹامک انرجی سے لیس تھیں. بہرحال ان سب تفسیروں پر تفسیر نمونہ نے معقول جواب پیش کیا کہ:

یہ سب کی سب ایسی توجیہات ہیں جو اس حادثہ کو طبیعی بنانے کے لیے ذکر ہوئی ہیں اور ہم اس کی ضرورت نہیں

سمجھتے ۔ ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں کہ ان سنگ ریزوں میں ایسی عجیب و غریب خاصیت تھی جو جسموں کو ریزہ ریزہ کردیتی تھی ۔ اس سے زیادہ اور کوئی اطلاع ہمارے پاس نہیں ہے۔ بہر حال خدا کی قدرت کے مقابلہ میں کوئی کام بھی مشکل نہیں ہوتا۔ (تفسیر نمونہ)

درس سورة

- اس سورہ کا اصل ظاہری درس تو یہی ہے کہ، قریشِ مکہ کو یاد دلانا تھا کہ کیا تم اصل "ربِ کعبہ" کو بھول گئے ہو؟ حالانکہ وہ وقت زیادہ دور نہیں جب تمہاری آنکھوں کے سامنے اس خدائے برحق نہیں ایک بڑی فوج کو صرف چھوٹے پرندوں سے بُھس بنا کر رکھ دیا تھا، تو کیا تم ابھی بھی یقین نہیں کرتے؟

پسِ پردہ باطنی طور پر اس سورہ کے کئی حکمتیں ہوسکتی۔ جن میں سے تین میرے لیے قابل غور ہیں۔

1. پرانے زمانے میں لوگوں کی ولادتوں (یا وفات کو) خاص واقعات سے یاد رکھا جاتا تھا۔

اور عربوں میں اس وقت تک کوئی منظم سالانہ کیلینڈر نہیں تھا، ان کے پاس مہینہ تو تھے، پر سال نہیں تھے۔

اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کو اس واقعے سے مربوط کر کے ہمیشہ کے لیے ان کی ولادت کی تاریخ کو کنفرم کردیا۔ کہ یہ سال ایک milestone بن گیا عربوں کے لیے جسے وہ "عام الفیل" کہتے تھے۔ (کہ کوئی خاص واقعہ ان کو یاد کرنا ہوتا تھا، تو عام الفیل سے اتنے سال پہلے، یا عام الفیل سے اتنے سال بعد کہہ کر اسے یاد کرتے تھے۔)

2. اللہ تعالٰی اگر چاہے تو اپنا کام کسی کے بھی ہاتھوں کروا سکتا ہے۔ چاہے وہ چھوٹا پرندہ ہو، چیونٹی ہوں یا مچھر ہو۔ (یہ اللہ پر بہت آسان ہے)

3. اس واقعہ سے حضرت عبدالمطلب (نبی اکرمﷺ اور امام علیؑ کے دادا) کے ایمان کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ وہ دینِ حنیف، دینِ ابراہیمی کے پیروکار، اللہ کے ماننے والے، اور سچے موحد تھے۔ (یعنی اس خیال کو تقویت مل جاتی کہ انبیاء/معصومین کے والد و والدہ کبھی مشرک نہیں ہوتے)

حضرت عبدالمطلب کے (غالبا) 10 بیٹے تھے، پر جن بیٹوں سے نبی اور ولی پیدا ہونے تھے، وہ مسلمان و موحد ہی رہے۔

یہ بڑی عجیب بات ہوگی، کہ پوتہ نبی یا ولی، دادا مسلمان، پر بیچ میں والدین کو امتِ مسلمہ مشرک ٹھرانے پر بضد ہے!

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اظهر حسین ابڑو (اللهم اغفر له وارحمه)
24-جون-2023
5-اپریل-2024، 25 رمضان
22- جون، 2025
1 سیپٹمبر 2025